اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بڑے لیت و لعل کے بعد روسی حکومت اور چیچن حریت پسندوں کے درمیان ۳۰ جولائی کو ایک فوجی معاہدہ پر دستخط ہوئے۔ اس معاہدہ کے مطابق چیچن علیٰحدگی پسند افواج اور گوریلوں کو ایک مرحلہ وار پروگرام کے تحت غیر مسلح کیا جائے گا اور جمہوریہ سے حملہ آور روسی افواج کو واپس بلا لیا جائے گا۔ لیکن دو بریگیڈ روسی افواج پھر بھی چیچنیا میں مقیم رہیں گی۔ معاہدے کی تنفیذ کی نگرانی کے لیے متحارب اطراف کے نمائندوں پر مشتمل ایک کمیشن تشکیل دیا گیا ہے۔ اس کمیشن میں گروزنی میں قائم تنظیم برائے یورپی تعاون و ترقی کے نمائندوں کو مبصّر کی حیثیت حاصل ہوگی۔ جنگی قیدیوں کا تبادلہ کیا جائے گا اور اِس غرض کے لیے طرفین جنگی قیدیوں کی فہرستیں ایک دوسرے کو مہیّا کریں گے۔

معاہدہ پر دستخط ہو جانے کے بعد سے اگرچہ وسیع پیمانے پر فوجی کاروائیاں رک گئی ہیں تاہم اکّا دکّا جھڑپیں ابھی تک روز کا معمول ہیں۔ جن میں دونوں طرف سے انسانی جانوں کا ضیاع اور املاک کا اتلاف بدستور جاری ہے۔

جب تک چیچنیا کی قانونی حیثیّت اور اِس کے سیاسی مستقبل سے متعلق فریقین کا تنازعہ حل نہیں ہوتا، فوجی معاہدے کی افادیت محدود رہے گی۔ اور توقع یہی ہے کہ خون ریزی جاری رہے گی۔ روسیوں کا اصرار ہے کہ چیچنیا دستوری طور پر روسی فیڈریشن کا حصّہ ہے لہٰذا اس کے مستقبل سے متعلق کوئی بھی سمجھوتہ روسی دستور کے اندر رہ کر کرنا ہوگا۔ دوسری طرف چیچن علیٰحدگی پسندوں کا موقف یہ ہے کہ چیچنیا کی آزادی و استقلال کا فیصلہ اُس وقت سے ہو چکا ہے جب یہاں کی منتخب حکومت نے ۱۹۹۱ء میں روس سے علیٰحدگی کا اعلان کر دیا تھا۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ نو ماہ تک چالیس ہزار مسلح روسی افواج کے تابڑ توڑ حملوں اور طاقتور روسی فضائیہ کی مسلسل وحشیانہ بمباری کے سامنے کامیاب مزاحمت کے بعد بھی مذاکرات کی میز پر چیچن حکومت اور عوام سے یہ توقّع رکھنا کہ وہ روسی بالادستی کے سامنے گھٹنے ٹیک دیں گے، خود فوجی معاہدہ کو سبوتاژ کرنے کے مترادف ہے۔ چیچنیا کے سیاسی مستقبل کے تعیّن کے لیے جاری مذاکرات میں روسی رویّے سے پتہ چلتا ہے کہ قفقاز کے اِس خطّے میں ماضی کے دو روایتی دشمنوں کے درمیان جنگ کے شعلے ابھی مزید بھڑکتے رہیں گے۔